کایا پلٹ
مکتبہ جامعہ دہلی

بہ امید نقد و نظر

مکرمی تسلیم

یہ کتاب آپ کی خدمت میں بغرض تبصرہ حاضر ہے۔ براہ کرم اپنے موقر جریدہ/رسالہ میں رائے گرامی شائع فرما کر ممنون کیجئے۔ جس نمبر میں ریویو شائع ہو اس کی ایک کاپی مرحمت فرمائیں تو مزید کرم ہو گا۔

نیاز مند

محمد یوسف

کایا پلٹ

از

محمد عبدالغفار صاحب مدھولی مدرس مدرسہ ابتدائی
جامعہ ملیہ اسلامیہ۔ دہلی

مکتبہ جامعہ
دہلی۔ نئی دہلی۔ لاہور۔ لکھنؤ۔ بمبئی

دلی پرنٹنگ ورکس دہلی

بار اول ۲۰۰۰ ۱۹۳۹ء قیمت

کایا پلٹ

پہلا منظر

(اقامت گاہ کا ایک کمرہ۔ رات کا آخری حصہ۔ لڑکے سو رہے ہیں چند لڑکے خراٹے لے رہے ہیں بعض کچھ بڑبڑاتے ہوئے کروٹ بدل رہے ہیں ــــــ
تھوڑی دیر تک الارم بجتا ہے)

سراج (ایک موٹا طالب علم) صبح ہو گئی!

دوسرا طالب علم۔ جی ہاں گھنٹی بجانے جا رہا ہوں۔

سراج۔ یار پانچ دس منٹ لیٹے رہو۔ بادل ہیں، وقت کون پہچانتا ہے۔ یوں بھی اندھیرا معلوم ہوتا ہے (گھنٹی بجتی

ہے۔ بعض لڑکے انگڑائیاں لیتے ہوئے اُٹھنے لگتے ہیں بعض کے خراٹے بدستور جاری ہیں) ظالم نے گھنٹی بجا ہی دی —— خیر نماز تو ہونے دو۔ ورزش کے وقت دیکھا جائے گا (سو جاتا ہے —— تھوڑی دیر میں خراٹوں کی آواز) پھر گھنٹی بجتی ہے۔ لڑکے ورزش کی تیاری کرتے ہیں۔ چند لڑکے تیار ہو کر پہلے سے جمع ہیں)

ایک طالب علم۔ اشفاق —— ابھی قطار بننے میں پانچ منٹ ہیں وہ ورزش والی نظم سناؤ نا۔

اشفاق (ساتھیوں کو آسمان کی طرف متوجہ کرتے ہوئے)
یہ کالے بادل۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا۔

پہلا (جلدی سے بات کاٹتے ہوئے) جی ہاں جی ہاں۔
بس رہنے دیجئے۔ سمجھ گئے۔ نظم سنائیے۔

دوسرا۔ اول —— زیادہ مت کہلواؤ۔ سنا بھی دو۔

(گانے کے دوران میں لڑکے موقع موقع سے داد دیتے ہیں۔ گانا ختم بھی ہونے نہیں پاتا ہے کہ مانیٹر

قطار بنانے کی سیٹی بجاتا ہے۔ سب دوڑ کر قطار بناتے ہیں۔ نمبر شمار ہوتا ہے۔

مانیٹر۔ تو کون کون غیر حاضر ہوئے؟

ایک طالب علم۔ حامد۔ اکبر۔ سراج۔

مانیٹر۔ حامد منہ دھو رہے ہیں۔ اکبر کپڑے بدل رہے ہیں اور سراج۔

کئی لڑکے۔ وہ تو سو رہا ہے اُسے رہنے دو۔ ماسٹر صاحب اپنے آپ ٹھیک کر لیں گے۔

مانیٹر۔ کلاس۔ لیفٹ ٹرن۔ مارچ۔

دوسرا منظر

(وہی پہلا کمرہ۔ ملازم جھاڑو دے رہا ہے۔ سراج سو رہا ہے دو ایک لڑکے اور سو رہے ہیں خراٹوں کی آواز ـــــ اتالیق داخل ہوتا ہے)

اتالیق (جلدی سے داخل ہو کر ـــــ اونچی آواز سے ـــــ مگر تیزی میں) یہ کون سو رہے ہیں ـــــ پھر وہی بات ـــــ

لاکھ سمجھاؤ- ہزار بار کہو- مگر وہی نحوست

(سراج کے علاوہ باقی دو لڑکے بھاگ جاتے ہیں-

سراج بدستور سو رہا ہے)

اتالیق (سراج کی چادر کھینچتے ہوئے) یہ سراج ہوگا (چہرہ دیکھ کر جلدی سے) جی ہاں آپ ہی ہیں (سراج آنکھیں ملتے ہوئے اُٹھتا ہے)

ملازم- جناب میں نے کئی بار کہا- بہتیرا چلّایا- ماسٹر صاحب آتے ہوں گے جلدی اُٹھ جاؤ- کہنے لگے چلو چلو جھاڑو دو دیکھیں کون......

سراج- (ملازم کی طرف دیکھ کر) کیوں جی- میں نے یہ کہا تھا میں نے تو یہ کہا تھا آج ماسٹر صاحب اُٹھانے نہیں آئے

اتالیق- جی ہاں صاحب زادے صاحب کو اُٹھانے کے لئے میں ہر روز آؤں گا-

ملازم- اور جناب- میں پیروں کی طرف کھڑا تھا- میرے ایسے زور کی لات ماری کہ میں لالٹین پر جاگرا وہ دیکھئے چمنی ٹوٹ گئی ہے-

(سراج چپ چاپ باہر کی طرف جا رہا ہے۔ اتالیق صاحب پہلے سے زیادہ غصے کی حالت میں کھڑے ہیں۔ کبھی سراج کو کبھی ٹوٹی ہوئی چمنی کو دیکھتے ہیں۔ بالآخر سراج نظروں سے غائب ہو جاتا ہے)

تیسرا منظر

(ورزش کا میدان۔ ڈرل ماسٹر ورزش کرا رہے ہیں)

چوتھا منظر

(سراج ورزش کے لئے جا رہا ہے)

سراج۔ ایک ساتھی کو دوسری طرف سے آتا دیکھ کر) او ہو آپ کو بھی دیر ہو گئی۔

ساتھی۔ جی نہیں۔ ماسٹر صاحب نے فٹ بال لینے کے لئے واپس بھیجا تھا۔

سراج۔ ماسٹر صاحب نے اس روز ورزش کی نظم جو یاد کرائی تھی۔ اشفاق گاتا تو خوب ہے۔ سنو۔ میں نے

بھی اُسے سامنے رکھ کر تک بندی کی ہے۔

ساتھی۔ ہاں ہاں سناؤ۔ مگر قدم بھی تیز چلاؤ۔ دیر بہت ہو گئی ہے۔

سراج۔ تو اشفاق وہ قدم والا شعر کون سا گایا کرتا ہے؟

ساتھی۔ سب سے اچھا جو قدم اپنا دھرے
ساتھیوں کا اپنے وہ کیپٹن بنے

سراج۔ ہاں لو سنو

سب سے پیچھے جو قدم اپنا دھرے
وہ ہماری ڈانگ کا کیپٹن بنے
وہ ہمیں رستے پہ اپنی لے چلے
اور پھسڈّی اس کو سب عالم کہے
سب کے سب بے قاعدہ چلتے ہیں ہم
کیسا ڈھیلا پڑتا ہے اپنا قدم
کاہلی کے گیت مل کر گاتے ہیں
ہر طرف نظریں اُٹھاتے جاتے ہیں
دائیں بائیں آگے پیچھے ہم رُکیں

مارچنگ میں آڈر پر کیوں چلیں

سراج - اشفاق آخری شعر کون سا پڑھتا ہے؟

ساتھی - ختم ہو جائے گی جب اپنی ڈرل
بیٹھنے کو چین سے چاہے گا دل

سراج - ٹھیک ہے سنو
کس طرح سے ختم ہوئے یہ ڈرل
لیٹنے کو چاہتا ہے اپنا دل

ساتھی - یار سراج ــــ کبھی تمہیں خیال بھی آتا ہے کہ تم کیسی کیسی حماقتیں کرتے ہو ــــ میں یہ تک بندی کے متعلق نہیں کہہ رہا ہوں ــــ یہ مذاق تو ہوا ہی کرتا ہے۔ مگر ماسٹر صاحب کی روز جھڑکیاں کھانا ــــ جماعت کے کام میں پیچھے رہنا نہ تمہارے کپڑوں کا ٹھیک نہ جماعت کی پروا۔

سراج - ہاں یار خیال تو بہت آتا ہے۔ تم کہو گے وہ کیسے جب ڈائننگ ہال میں دیر سے پہونچتا ہوں تو کھانا ٹھنڈا ملتا ہے بعض دفعہ بھوکا رہنا پڑتا ہے۔

ساتھی۔ دیکھو تمہارے پودے سوکھے جا رہے ہیں۔ وہ تو
یوں کہو کل بارش ہو گئی۔ نہیں تو دوبارہ محنت
کرنی پڑتی۔

سراج۔ کیا بتاؤں دھوبی کو وقت پر کپڑے بھی نہیں دے
سکتا میلے کچیلے کپڑے پہننے پڑتے ہیں۔ دیکھو
بُو آ رہی ہے۔

ساتھی۔ پھر سمجھتے ہوئے ایسا کیوں کرتے ہو۔

سراج۔ سوچ رہا ہوں۔ سوچ رہا ہوں۔ وہ دیکھو ورزش
کا میدان آ پہنچا - اب یہاں کی مصیبت الگ ہے

پانچواں منظر

(وہی ورزش کا میدان — ورزش جاری ہے
سراج داخل ہوتا ہے)

چند لڑکے۔ وہ بھدّی آیا۔ اب گت بنے گی۔ آئیے آئیے

ڈرل ماسٹر۔ تم خاموش رہو۔ میں خود پوچھوں گا۔

(سراج سے) کہیئے جناب کیسے تشریف لائے۔

(سراج خاموش) رہئے۔

سراج۔ آج کسی نے اُٹھایا نہیں۔

گھنٹی بجانے والا طالب علم۔ اسے جھوٹے ــــ ماسٹر صاحب

جب الارم بجا تو مجھ سے کہنے لگے "یار پانچ دس منٹ

لیٹے رہو ــــ اب ایسے وقت کون پہچانتا ہے"

ڈرل ماسٹر (غصے سے سراج کی طرف) اٹنشن ــــ سیدھے

کھڑے رہو۔

ساتھی (جو سراج کے ساتھ تھا) ماسٹر صاحب اب جانے

دیجئے۔ راستے میں یہ مجھ سے کہتے تھے "ایسے

کام نہیں چلے گا اب کاہلی چھوڑنی پڑے گی"

ڈرل ماسٹر۔ جی ہاں۔ میں بھی کاہلی دور کروانا چاہتا ہوں

(سراج سے غصے میں اور زور سے) چلو ــــ

فیلڈ کے چار چکر لگاؤ جلدی کرو ــــ دوڑو

(سراج دوڑتا ہے۔ اپنے موٹاپے کی وجہ سے بہت

تھک جاتا ہے۔ ورزش ختم ہونے کی گھنٹی بجتی ہے)

چھٹا منظر

(مدرسہ کا احاطہ۔ مدرسہ کی پہلی گھنٹی بجنے والی ہے۔
چند لڑکے تیار ہو کر آ گئے ہیں۔ اِدھر اُدھر ٹہل رہے
ہیں) (گھنٹی بجتی ہے)

اشفاق۔ لڑکو لڑکو۔ تم نے سنا بھی۔ چپراسی نے کیا بجایا۔

ایک طالب علم۔ بہروں سے جا کے پوچھو۔

اشفاق۔ اچھا گھنٹے نے کیا کہا؟

طالب علم۔ گھنٹے نے یہ کہا کہ اب تیار ہو جاؤ۔ مدرسہ کا کام
شروع ہونے والا ہے۔

اشفاق۔ اور ـــــ ؟

دوسرا طالب علم۔ میں سمجھ گیا آپ کا مطلب ہے وہ گھنٹے
والی نظم سنائی جائے گانے کو جی چاہا تو کس ترکیب سے
پوچھا۔ سنائیے سنائیے ہم کب انکار کرنے والے ہیں۔

اشفاق (گاتا ہے)

(اتنے میں دوسری گھنٹی بجتی ہے)

(تمام طلبا دوڑ کر جماعت وار قطاروں میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر مدرسہ کا ترانہ ہوتا ہے اس طرح کہ دو خوش گلو طلبا ایک ایک مصرعہ پڑھتے ہیں۔ تمام طلبا اسی طرح دہراتے ہیں)

اے سب سے اول اور آخر
جہاں تہاں حاضر اور ناظر
اے سب داناؤں سے دانا
سارے تواناؤں سے توانا
ہوا سے اونچے اور پربت سے
چاند سے اس نیلی چھت سے
اے اندھوں کی آنکھ کے تارے
اے لنگڑے لولوں کے سہارے
ناؤ جہاں کی کھینے والے
دکھ میں تسلی دینے والے
ہر دل میں ہے تیرا بسیرا
تو پاس اور گھر دور ہے تیرا
تو ہے ٹھکانہ مسکینوں کا
تو ہے سہارا غمگینوں کا
تو ہی ڈبوئے تو ہی ترائے
تو ہی یہ بیڑے پار لگائے
چمکارے چمکار کے مارے
مارے مار کے پھر چمکارے
مارے اور نہ دے تو رونے
تھپکے اور نہ دے تو سونے
پورب، پچھم، دکھن، اتر
بخشش تیری عام ہے گھر گھر
کھلا ہے سب پر در رحمت کا
برس رہا ہے مینہ نعمت کا

اُستاد۔ شکر ہے کہ میں نے کل جس چیز پر زور دیا تھا آج آپ نے اُس کا خیال رکھا۔ پھٹی ہوئی جوتیوں کی مرمت کرالی اور پالش بھی کی ہے۔ میں نے کئی دفعہ سمجھایا کہ ہفتہ میں ایک دفعہ خود یہ کام کرنا چاہیئے۔ ایک ملازم کہاں تک پالش کرے گا۔ ہر ہفتہ یہ کام کر لو تو زیادہ سے زیادہ ۵ منٹ کی بات ہے۔

دوسری چیز جس کی طرف میں آج توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ بٹنوں کا معاملہ ہے دیکھیئے کتنے لڑکوں کے گریبان چاک ہیں۔ آخر تم میں اور سڑک پر گھومنے والے لڑکوں میں فرق کیا ہے۔ بعضوں کے بٹن ہیں مگر لگاتے نہیں (تھوڑی دیر ٹھہر کر) جی ہاں اس وقت لگا لیا تو کیا ہوا اور جن کے بٹن ٹوٹے ہوئے ہیں!! ہاتھوں سے چھپا رکھا ہے۔ خیر کل جب مدرسے آؤ تو اس دوسری چیز کا خیال رکھنا (تھوڑی دیر ٹھہر کر ڈرل کے انداز میں) سامنے دیکھو ایڑی سے ایڑی ملاؤ۔ ہاتھ نیچے رکھو۔ اب

آپ باری باری سے جماعتوں میں جائیے۔
(ہر ایک جماعت کا مانیٹر بآواز بلند اپنی جماعت کو
حسب موقع دائیں یا بائیں کی طرف گھما کر جماعت میں
جانے کا حکم دیتا ہے۔ گھنٹہ بجتا ہے)

ساتواں منظر

(جماعت کا کمرہ۔ طلبار جماعت میں موجود ہیں۔ اُستاد
صاحب تشریف لا رہے ہیں)

مانیٹر۔ کھڑے ہو جاؤ۔
اُستاد۔ تشریف رکھئے۔ بیٹھ جائیے (جماعت کی طرف دیکھ کر)
ڈسک ٹیڑھے۔ کاغذ بکھرے ہوئے۔ چند بستے بے
ترتیب۔ جناب میں اُس وقت تک کام نہیں کروں
گا جب تک یہ چیزیں ٹھیک ٹھاک نہ ہوں۔
ایک طالب علم۔ صاحب بعض دفعہ چپراسی ایسا ہی کام کرتا ہے
اُستاد۔ چپراسی کے بغیر کام نہیں ہو سکتا؟ ۲۵ لڑکے صرف
دو منٹ کا کام ہے۔ خود بھی تو سلیقہ سیکھیں۔ ہمیشہ

چپراسی ساتھ رہے گا؟ اتنی محتاجی؟

(جماعت ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اُستاد نام بنام حاضری لیتا ہے۔ سراج کا نام پکارا جاتا ہے)

چند لڑکے۔ غیر حاضر۔ پھر غیر حاضر۔

اُستاد۔ خاموش۔ حاضری لیتے وقت شور نہ مچانا چاہیئے۔

(سراج داخل ہوتا ہے)

چند لڑکے۔ دیکھئے نواب صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ آئیے آئیے۔

اُستاد۔ خاموش۔ میں نے کیا کہا تھا۔ حاضری لیتے وقت شور نہ مچانا چاہیئے۔

(حاضری ختم ہوتی ہے)

(سراج سے) آپ بیٹھ گئے۔ ذرا تکلیف گوارا کیجئے

(سراج کھڑا ہو جاتا ہے)

(لڑکوں سے) کیوں بھئی مضمون لکھنے کا ارادہ ہے یا املاء لکھو گے؟

چند لڑکے۔ مضمون۔

چند اور لڑکے۔ املا

ایک طالب علم۔ صاحب آپ نے کل فرمایا تھا کہ سراج کے ایسے واقعات تلاش کریں جس میں اُس کی سستی کی وجہ سے اُسے یا مدرسہ والوں کو نقصان پہنچا ہو۔

اُستاد۔ ہاں خوب یاد دلایا۔ ٹھیک ہے۔ تو پھر یہی مضمون لکھوگے نا؟

سب لڑکے۔ جی ہاں ضرور۔

اُستاد۔ تو پھر شروع کیجئے صرف پندرہ منٹ ملیں گے (سراج سے) تشریف رکھئے۔ آپ کی سمجھ میں بھی جو کچھ آئے لکھئے۔

(لڑکے مضمون لکھنے میں مشغول ہو جاتے ہیں، سراج بھی لکھتا ہے۔ استاد تختۂ سیاہ پر ایک نقشہ بناتا ہے۔ تھوڑی دیر میں کہتا ہے۔

اُستاد۔ کیوں صاحب پندرہ منٹ کافی نہیں ہیں؟

چند لڑکے۔ جی مضمون تیار ہے۔

اُستاد۔ اچھا سید تم سناؤ۔

سعید۔ اس مضمون کی سرخی ہے "کاہلی کے نقصانات"
ہم نے کہانیوں میں "سست لڑکے" کی کہانی پڑھی
ہے مگر سراج صاحب کے واقعات تو سچ مچ سمجھ میں
آتے ہیں۔ یہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ میں
ذیل میں چند ایسے واقعات درج کرتا ہوں۔

پہلی بات:۔

ہمارا مدرسہ وقت کی پابندی میں بہت مشہور ہے۔ پرسوں
ہمارے اور اجمیری گیٹ کے مدرسے کے درمیان ہاکی کا
میچ تھا۔ سب کو یقین تھا کہ میچ وقت پر شروع ہو گا مگر
کیپٹن کی غلطی سے گیندیں سراج صاحب کے پاس رہ
گئیں۔ پورے دس منٹ بعد کھیل شروع ہوا۔ سب کو
تکلیف ہوئی مگر جو ہونا تھا ہو چکا۔

دوسری بات:۔

سالانہ تقریری مقابلہ کے جلسے کے وقت ہمارے ماسٹر
عبدالغفور صاحب نے جلدی میں سراج سے کہہ دیا
کہ میز کی گھنٹی لے کر میز پر رکھ دینا۔ سراج صاحب

دفتر میں ایسے وقت پہنچے کہ چپراسی جلسہ دیکھنے کے
لئے دفتر بند کر کے چلا آیا تھا۔ عربک اسکول کے
لڑکے کی تقریر کا وقت ختم ہو چکا تھا صدر صاحب نے
عبدالغفور صاحب سے گھنٹی کے لئے جو کہا تو آپ
سراج کا منہ دیکھنے لگے بڑی شرمندگی ہوئی۔

•

تیسری بات :-

ماسٹر صاحب نے پرسوں حساب لگا کر بتایا تھا کہ
ہماری جماعت میں سراج نہ ہوتے تو پچھلے دونوں
مہینوں میں حاضری کا جھنڈا ہمارے پاس ہی رہتا۔
یہ معاملہ ہماری پنچائت میں زیر غور بھی ہے۔

اُستاد (کاپی لے کر) دیکھوں اور کتنا لکھا ہے۔ او ہو۔ اچھی
باتیں لکھی ہیں۔ شاباش (سراج سے) تم کچھ سمجھے بھی؟

سراج۔ ہاں صاحب سمجھ گیا ــــ میں نے بھی کچھ لکھا ہے۔

(چند لڑکے قہقہہ لگاتے ہیں)

اُستاد۔ او ہو تم نے بھی لکھا ہے۔ ضرور سنائیے۔ قلم کس سے
لیا؟

ایک لڑکا - اور دوات ؟؟
ایک اور لڑکا - کاپی ؟؟
سراج - صاحب آپ میرا مضمون تو سُن لیجیے۔
اُستاد - اچھا سناؤ ---
سراج (پڑھتا ہے)

"آج صبح ورزش کو جاتے وقت جمیل صاحب نے مجھ سے جو باتیں کیں اس کا مجھ پر بہت اثر ہوا ہے۔ جمیل بھائی نے کہا --- سراج کبھی تمھیں خیال بھی آتا ہے کہ تم کیسی کیسی حماقتیں کرتے ہو۔ ماسٹر صاحب کی روز جھڑکیاں کھانا۔ جماعت میں پیچھے رہنا۔ نہ تمھارے کپڑوں کا ٹھیک نہ حجامت کی پرواہ۔ دیکھو تمھارے پودے سوکھے جا رہے ہیں۔ وہ تو یوں کہو کل بارش ہو گئی نہیں تو دوبارہ محنت کرنی پڑتی۔ میں نے کہا بھائی ٹھیک کہتے ہو جب ڈائننگ ہال میں دیر سے پہنچتا ہوں تو کھانا ٹھنڈا ملتا ہے۔ بعض دفعہ بھوکا رہنا پڑتا ہے۔ دھوبی کو کپڑے وقت پر

نہیں دے سکتا۔ میلے کچیلے کپڑے پہننے پڑتے ہیں۔
اتنے میں ہم ورزش کے میدان میں پہنچے وہاں
بھی دُرگت بنی۔ اب یہ میں سمجھ گیا ہوں کہ کاہل رہنے
سے کام نہیں چلے گا۔ میں آج آپ سب کے سامنے
وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ سے کسی کام میں پیچھے نہ رہا
کروں گا۔ (سر جھکا لیتا ہے)

اُستاد۔ شاباش۔ بہت ٹھیک۔ ایسا ہی چاہئے۔

(لڑکے خوشی سے تالیاں بجاتے ہیں)

اُستاد (لڑکوں سے) سراج نے جو کچھ کہا وہ آپ اچھی طرح
سمجھ گئے۔ میں آپ لوگوں کی پنچائت کے سامنے
یہ معاملہ رکھوں گا کہ سراج کے رویّے کی اس
تبدیلی کے انعام میں آپ اُسے کون سا اعزاز دیتے
ہیں۔

(گھنٹہ بجتا ہے۔ لڑکے پھر ایک بار خوشی سے تالیاں
بجاتے ہیں۔

(رحمتی رقم سہارنپوری)

چند اچھے ڈرامے

دیانت - از ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب - اس ڈرامے میں تبلایا گیا ہے کہ دیانت اچھی چیز ہے - قیمت ۲ ر

شریر لڑکا - از ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب ایک نتیجہ خیز ڈراما ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ شریر لڑکا بھی اچھا اور نیک طینت ہو سکتا ہے بشرطیکہ تربیت اچھی ہو - قیمت ۳ ر

قوم پرست طالب علم طلبہ کے دلوں میں حب وطن اور ہندو مسلم اتحاد پیدا کرنے والا ڈرامہ ہے - قیمت ۲ ر

بچوں کا انصاف - یہ ڈراما الف لیلہ کا ایک قصہ ہے جس میں بچوں نے خیانت کا مقدمہ اس طرح فیصل کیا ہے کہ خلیفہ ہارون رشید بھی دنگ رہ گیا - قیمت ۲ ر

اسکول کی زندگی - اس ڈرامے میں ہندوستانی مدارس کی زندگی بتائی گئی ہے اچھے اور شریر طلبہ کا بہت خوبی سے مقابلہ کر کے ان کے نتائج دکھائے گئے ہیں ۳ ر

محنت - اس میں دکھایا گیا ہے کہ نا اہل کو روپیہ دیا جاتا ہے تو وہ کس طرح ضائع کر دیتا ہے اور دوسری طرف دکھایا گیا ہے کہ کس طرح ایک غریب لڑکا محنت و مشقت کر کے قوم کی خدمت کرتا اور کامیاب زندگی بسر کرتا ہے - قیمت ۳ ر

پیامِ تعلیم

پڑھنے کے کاموں سے فارغ ہو کر بچوں کا جی ہلکی ہلکی
مزے مزے کی چیزیں پڑھنے کو چاہتا ہے۔ اور انہیں
ایسے مشغلوں کی تلاش رہتی ہے جن میں ان کا دل لگے
"پیام تعلیم" بچوں کی اسی خواہش کو پورا کرنے کے لئے جاری کیا
گیا ہے، اس میں قصے، کہانیاں، معلومات، لطیفے،
مفید مشغلے، غرض بچوں کی دلچسپی کا سبھی سامان موجود ہوتا ہے۔ بلاک
اور لیتھو کی تصویریں ان کے علاوہ یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے کہ
اردو میں بچوں کے لئے اس سے بہتر کوئی رسالہ نہیں

قیمت سالانہ عہ، فی پرچہ ۳ر، مع ضمیمہ ۴ر

مکتبہ جامعہ دہلی

Calcutta Art Press, Delhi.